آلودگی۔۔۔سوالات کے جوابات

جواب1: آلودگی کی مختلف شکلیں پانی، ہوااور ماحول کی آلودگی ہیں۔دن بدن بڑھتی آلودگی سے ہمارے پانی کے ذخائر آلودہ ہورہے ہیں۔کارخانوں وگاڑیوں کے دھویں سے ہوا آلودہ ہورہی ہے اور سانس لینا بھی دشوار ہوگیا ہے۔ریڈیو، ٹیلی ویژن، گاڑیوں اورلاؤڈاسپیکروں کا شوروغُل بھی آلودگی کی ایک شکل ہے۔

جواب2: انسانی زندگی پر آلودگی کا بہت بُرااثر پڑ رہا ہے۔کارخانوں،فیکٹریوں اورگاڑیوں سے نکلنے والے زہریلے دھویں سے کاربن ڈائی آکسائڈ کی مقدار بڑھ رہی ہے اور آکسیجن کی مقدار گھٹ رہی ہے۔ایسے ماحول میں سانس لینا بھی دشوار ہوگیا ہے۔آلودگی کی وجہ سے پینے کا پانی نایاب ہورہا ہے۔لوگ غلیظ اور گندہ پانی استعمال کرنے پر مجبور ہیں۔جس سے وہ مختلف بیماریوں کا شکار ہورہے ہیں۔

جواب3: انسانی آبادی میں اضافے کے ساتھ ساتھ اناج، سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار میں اضافہ ضروری بن گیا ہے۔اس لئے کیمیاوی کھاد اور کیڑامار دواؤں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

جواب4: اناج، سبزیوں اور پھلوں کی پیداوار میں اضافے کے لئے ان پر کیڑامار دواؤں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ان کیڑامار دواؤں میں موجود زہر کا کچھ حصہ ان غذاؤں پر موجود رہتا ہے۔اس لئے غذائیں بیماریوں کا سبب بن جاتی ہیں۔

جواب5: زمین سے اُٹھنے والے زہریلے دھویں کی وجہ سے اوزون گیس کی پرت(ozone layer) میں سوراخ پیدا ہوگئے ہیں اور اس بات کا امکان پیدا ہوگیا ہے کہ سورج سے نکلنے والی تیز شعاعیں براہِ راست زمین پر آسکتی ہیں۔اگر ایسا ہوا تو تمام جانداروں کو جلد کا کینسر ہوسکتا ہے اور زمین پر زندگی ختم ہوسکتی ہے۔اس لئے ’’دھویں‘‘ کو خطرناک کہا گیا ہے۔

جواب6: اوزون لیر (ozone layer) سے مراد کرہ میں موجود ایسی گیس ہے جو سورج سے نکلنے والی تیز شعاعوں کو براہِ راست زمین پر آنے سے روکتی ہے۔

جواب7: شور سے ہمارے جسم کے اعضاءخاص کر کانوں اور دماغ پر کافی برااثر پڑتا ہے۔اس لئے شور خطرناک قسم کی آلودگی ہے۔

جواب8: آلودگی کو کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں۔انسانی آبادی کو پانی کے وسائل سے دور بسایا جائے اوران وسائل کے تحفظ کے لئے ضروری اقدام اٹھائے جائیں۔کارخانوں سے نکلنے والے بیکار اور غلیظ مادّوں کو کیمیاوی طریقوں سے ٹھکانے لگایا جائے۔موٹرگاڑیوں میں ایل پی جی(LPG) کے استعمال کو یقینی بنایا جائے اور ایٹمی تجربات پر مکمل پابندی عائد کی جائے۔

Qateel Mahdi

(ج) خالی جگہیں:۔

1۔۔۔۔۔۔۔دھواں اُگلتی دوڑ رہی ہیں۔2۔۔۔۔۔۔۔جھنجھوڑ رہی ہے۔3۔۔۔۔۔۔۔بھر مار ہے۔4۔۔۔۔۔۔۔آلودگی کا شکار ہیں۔5۔۔۔۔۔۔۔چھڑکاؤ بھی کیا جاتا ہے۔6۔۔۔۔۔۔۔بڑھتا ہوا سیلاب ہے۔۔۔۔۔۔۔۔اس کی تباہ کاریاں ہیں۔

7۔۔۔۔۔۔۔ٹھکانے لگایا جائے۔

ایک لڑکی کا گیت۔۔۔سوالات کے جوابات

جواب1: چڑیاں گھنیری جھاڑیوں میں چہچہاتی ہیں۔

جواب2: دوسرے بند میں لڑکی اپنی ہمجولیوں کے ساتھ ایسی جگہ رہنا چاہتی ہے جہاں برسات کے موسم میں سبزہ لہلہاتا ہو، ہوا کے چلنے سے پتوں کے سرکنے کی آواز سنائی دے اور جہاں چشموں کے اُبلنے سے نغمہ سنائی دے۔

جواب3: کوئل کُوکُو کے میٹھے گیت گاتی ہے۔

جواب4: اس نظم میں لڑکی نے اپنی ہمجولیوں کے ساتھ اسی خوبصورت جگہ پر جھولا جھولنے کی خواہش ظاہر کی ہے جہاں چڑیوں کا چہچہانا، کوئل کا گانا، سبزے کا لہلہانا اور پھولوں کی خوشبو ہو۔

حوالہ: یہ نظم اختر شیرانی کی لکھی ہوئی ہے۔ یہ اُن کی ایک خوبصورت نظم ہے اس میں انہوں نے ایک کمسن لڑکی کی خواہش کو نہایت خوبصورت انداز میں پیش کیا ہے۔

تشریح

شاعر فرماتے ہیں:۔

پہلا بند: لڑکی کہتی ہے کہ جہاں گھنی جھاڑیوں میں چڑیوں کا چہچہانا ہو اور پیڑوں کی شاخوں پر نئی نئی پھوٹنے والی کلیوں کی خوشبو ہو اور ان شاخوں پر کوئلیں کوکو کے سُریلے نغمے گائیں۔ میں کسی ایسی ہی جگہ پر اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھولنے جاؤں۔

دوسرا بند: لڑکی کہتی ہے کہ برسات کا موسم ہو اور اس موسم میں جہاں چاروں طرف سبزہ ہو۔ جہاں ہوا کے نرم جھونکوں سے پتوں کے سرکنے کی صدا سنائی دے۔ جہاں چشموں کے اُبلتے پانی سے میٹھے نغمے سنائی دیں۔ میں کسی ایسی ہی جگہ پر اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھولنے جاؤں۔

تیسرا بند: لڑکی کہتی ہے کہ ایسی جگہ جہاں نہروں کا پانی ہیروں جیسا چمکتا ہو۔ جہاں چاروں طرف سبزہ ہی سبزہ ہو اور جہاں پھولوں کی مہک سارے جنگل کو مہکا دے۔ میں کسی ایسی ہی جگہ اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھولنے جاؤں۔

Qateel Mahdi

(ب) خالی جگہیں:۔

جواب: چڑیاں، خوشبو، کوئلیں، ہمجولیاں

کمپیوٹر۔۔۔سوالات کے جوابات

جواب1: کمپیوٹر ایک ایسی مشین کو کہتے جو حساب لگانے کا کام کرتی ہے۔

جواب2: کمپیوٹر سے ہر طرح کے کام لئے جا رہے ہیں۔موجودہ دور میں کمپیوٹر زندگی کا ہر شعبے میں داخل ہو چکا ہے۔انسان کمپیوٹر کی مدد سے چاند پر پہنچ چکا ہے۔ریڈیو، ٹیلی فون، ٹیلی ویژن، ریل گاڑیاں، چھاپ خانے، اخبارات یہاں تک کے بڑے بڑے ہوائی جہاز بھی کمپیوٹر سے ہی چلائے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ موسیقی بھی کمپیوٹر سے تیار کی جاتی ہے۔

جواب3: پہلا الیکٹرانک کمپیوٹر 1919ء کے لگ بھگ بنا۔

جواب4: آج کے دور میں دو قسم کے کمپیوٹر بنائے جاتے ہین۔جن میں سے ایک قسم کو ڈی جی ٹل (Digital) یعنی ہندسوں کا کمپیوٹر کہا جاتا ہے اور دوسرے انالوگ (Analog) کمپیوٹر کہلاتے ہیں۔انالوگ کمپیوٹرز میں ناپ تول کا سسٹم ہوتا ہے۔

جواب5: کتاب پر۔صفحہ نمبر 85 کی آخری دو سطریں اور صفحہ 86 سارا صفحہ۔

جواب6: تیسری نسل کا کمپیوٹر چِپ (Chip) کہلاتا ہے۔اس کی ایجاد نے کمپیوٹر سائنس کو کہیں سے کہیں پہنچا دیا ہے۔''سلی کون'' کے ایک چپ chip (جو سائز میں ایک سینٹی میٹر کا چوتھائی ہوتا ہے) پر چونسٹھ ہزار بائنری یونٹ کی معلومات ریکارڈ کی جاسکتی ہیں۔چپس کی ایجاد سے کمپیوٹر کی یادداشت کا میدان تقریباً لامحدود ہو گیا ہے اور کام کی تیز رفتاری بھی بڑھ گئی ہے۔

دو بیل۔۔۔سوالات کے جوابات

جواب1: گیا کے گھر بھیجے جانے پر بیلوں نے سوچا کہ جھوری نے اُنہیں بیچ دیا ہے۔

جواب2: گیا نے بیلوں کو دن بھر گاڑی میں جوتا۔شام کو گھر پہنچ کر موٹی رسیوں سے باندھ دیا اور کھانے میں صرف خشک بھوسا ڈال دیا۔

جواب3: گیا کی لڑکی کی اپنی ماں مر چکی تھی۔سوتیلی ماں اسے مارتی رہتی تھی۔اس لئے اُسے بیلوں سے محبت ہوگئی۔

جواب4: ہیرا اور موتی نے دو طرف سے سانڈ پر حملہ کر دیا۔اس لئے سانڈ اُن کا مقابلہ نہ کر سکا اور ان سے ہار گیا۔

جواب5: کانجی ہاؤس میں کھانے کے نام پر بیلوں کو صرف پانی دیا جاتا تھا۔

جواب6: بیلوں نے کانجی ہاؤس کی کچی دیوار کو گرا کر دہاں سے نکلنے کی کوشش کی۔

جواب7: اس کوشش کا یہ نتیجہ نکلا کہ باقی جانور تو وہاں سے بھاگ گئے مگر بیل نہ نکل سکے۔کانجی ہاؤس کے ملازموں نے ان کی خوب مرمت کی اور ان کو موٹی رسیوں سے باندھ دیا۔

QateelMahdi

''ہوا''۔۔۔سوالات کے جوابات

جواب1: ہوا سے انسانوں، حیوانوں اور باقی تمام جانداروں کی زندگی کا وجود قائم ہے۔اس لئے ہوا کو نعمت کہا گیا ہے۔

جواب2: ہوا جب تیز چلتی ہے تو زبردست نقصانات ہوتے ہیں۔گھروں کی چھتیں اُڑ جاتی ہیں اور سمندروں میں جہازوں کے پرخچے اُڑ جاتے ہیں۔

جواب3: ہمارے لئے ہوا کی بڑی اہمیت ہے کیونکہ اسی سے ہمارے دم میں دم ہے اور اسی کی برکت سے ہم سانس لیتے ہیں۔

جواب4: ''پانی کا ہمالا'' سے مُراد سمندر کی اُونچی طوفانی لہریں ہیں۔

حوالہ: نظم ''ہوا''، شفیع الدین نیّر کی لکھی ہوئی ہے۔اس نظم میں انہوں نے ہوا کی اہمیت بڑے خوبصورت انداز میں پیش کی ہے۔

تشریح

1: شاعر فرماتے ہیں کہ ماحول میں آج ٹھنڈی ہوائیں چل رہی ہیں اور ایسا لگتا ہے کہ گرمی میں کوئی ہمارے سکون کیلئے پنکھے جھل رہا ہے۔

2: شاعر فرماتے ہیں کہ انسانوں اور حیوانوں کی جان ہوا سے ہی قائم ہے۔پھولوں کی خوبصورت رنگت اور مزے دار پھل ہوا کی وجہ سے ہیں۔

3: شاعر فرماتے ہیں کہ اگر ہوا نہ ہوتی تو دنیا میں کچھ بھی نہ رہتا اور کوئی جاندار زندہ نہ بچتا۔

4: شاعر فرماتے ہیں کہ ہوا باغوں میں جا کر ہمارے لئے خوشبو لاتی ہے۔

5: شاعر فرماتے ہیں کہ ہوا سمندروں سے اُڑ کر آتی ہے تو ہمارے لئے بارش کا پانی تحفے میں لاتی ہے۔جس سے گرمی دور ہو جاتی ہے۔

6: شاعر فرماتے ہیں کہ بارش کے آتے ہی چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے اور سارے جنگل سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔

7: شاعر فرماتے ہیں کہ ہوا کی ناراضگی بہت ہی خطرناک ہوتی ہے۔اگر ہوا کو غصہ آجائے تو یہ ایک مصیبت بن جاتی ہے۔

8: شاعر فرماتے ہیں کہ ایسے میں ہوا شور و غل مچاتی ہوئی آتی ہے اور سامنے آنے والی ہر چیز توڑتی اور گرا دیتی ہے۔

9: شاعر فرماتے ہیں کہ ایسی حالت میں ہوا کسی کی آنکھ میں مٹی بھر دیتی ہے اور لوگوں کے سروں سے ٹوپیاں اُڑ کر کہیں سے کہیں پہنچ جاتی ہے۔

10: شاعر فرماتے ہیں کہ ہوا بڑے بڑے پیڑوں کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیتی ہے اور گھروں کی چھتیں اُڑ جاتی ہیں۔

11: شاعر فرماتے ہیں کہ ہوا کی تیزی سے سمندر کی لہریں اتنی اونچی اُٹھتی ہیں کہ سمندر میں پانی کا ایک پہاڑ بن جاتا ہے۔

12: شاعر فرماتے ہیں کہ اس صورت میں ہوا بڑے بڑے جہازوں کو اس طرح توڑ پھوڑ دیتی ہے کہ وہ سمندر کے پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔

13: شاعر خود سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ دنیا میں ہوا ایک ایسی عجیب چیز ہے جو خلقِ خدا کے لئے نعمت بھی ہے اور مصیبت بھی۔

QateelMandi

نوبل پرائز۔۔۔سوالات کے جوابات

جواب1: نوبل پرائز ڈاکٹر الفرڈ نوبل کے نام پر دیا جاتا ہے۔

جواب2: ہندوستان میں رابندر ناتھ ٹیگور کو ادب کا نوبل انعام 1913ء میں اُن کی کتاب ''گیتا نجلی'' پر ملا۔

جواب3: نوبل پرائز پہلے امن، ادب، فزیکس، کیمسٹری اور ادویات میں نمایاں کارناموں پر دیئے جاتے تھے۔

جواب4: الفرڈ نوبل نے پہلے نائٹروگلسرین (Nitrogylcerene) دریافت کی۔ اس کی ملاوٹ سے انہوں نے 1867ء میں ''ڈائنا مائٹ'' ایجاد کیا۔ اس طرح الفرڈ نوبل نے غیر معمولی دولت پیدا کی۔

جواب5: الفرڈ نوبل سویڈن کے رہنے والے تھے۔

جواب6:

(ا) الفرڈ نوبل کی دلی خواہش تھی کہ دنیا کی تمام قومیں آپس میں امن و صلح کے ساتھ رہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ الفرڈ نوبل کو جنگ سے نفرت تھی۔

(ب) الفرڈ نوبل بہت فراخ دل تھے۔ انہوں نے اپنے ملازموں اور مزدوروں کے رہنے کے لئے اچھے اور ہوادار مکان بنوائے اور اپنے منافع میں کام کرنے والوں کو بھی شریک کیا۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ الفرڈ نوبل اپنے کارکنوں اور مزدوروں کا خیال رکھتا تھا۔

(ج) الفرڈ نوبل نے اپنی ساری دولت نیک کاموں کے لئے وقف کر دی۔ انہوں نے یہ وصیّت بھی کی کہ اُن کی آمدنی سے ہر سال انعامات دیے جائیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ الفرڈ نوبل لالچی نہ تھے۔

خالی جگہیں:۔

ادویات، دَور، ڈائنا مائٹ، شریک، نفرت، اعزاز

یادِ طفلی۔۔۔سوالات کے جوابات

جواب1: اس نظم میں عمر کی منزلوں جیسے بچپن، لڑکپن اور جوانی کا ذکر کیا گیا ہے۔

جواب2: شاعر کا بچپن زندگی کی ہر فکر سے آزاد تھا۔ جبکہ جوانی میں اُسے ہر فکر، تکلیف اور رنج والم نے آن گھیرا ہے۔ اس لئے وہ اپنے بچپن کو یاد کر رہا ہے۔

جواب3: یہ بات مندرجہ ذیل مصرعوں میں کہی گئی ہے ؎

اب نہیں آنے کی ساعت وہ کبھی پھر ہیہات
نہیں بچپن کا جوانی سے بدلنا ممکن

QateelMandi

حوالہ: نظم ''یادِ طفلی'' سید محمد فاروق کی لکھی ہوئی ایک بہت ہی خوبصورت نظم ہے۔ اس میں انہوں نے بچپن کی تصویر بڑے خوبصورت انداز میں پیش کی ہے۔

تشریح

1: شاعر فرماتے ہیں کہ جوانی میں اگر کبھی بچپن کی یاد آتی ہے تو دل سے ایک ٹھنڈی آہ نکل جاتی ہے۔

2: شاعر فرماتے ہیں کہ بچپن کی خوشیوں کا وقت جب بھی مجھے یاد آتا ہے تو میں ماتم کرنے لگتا ہوں۔

3: شاعر فرماتے ہیں کہ بچپن میں مجھے ہر طرح کا آرام میسر تھا اور جوانی میں فرصت کے وہ لمحات نایاب ہو گئے ہیں۔

4: شاعر فرماتے ہیں کہ بچپن میں اتنی راحت تھی کہ دکھ درد اور تکلیفیں کبھی میرے پاس نہیں آئیں۔

5: شاعر فرماتے ہیں کہ زندگی مزے سے گزرتی تھی اور کسی طرح کی کوئی فکر نہیں تھی۔

6: شاعر فرماتے ہیں کہ بچپن میں نہ کسی چور کا ڈر تھا اور نہ سامان کا۔ بلکہ میں شرابِ بچپن کے نشے کا دیوانہ تھا۔

7: شاعر فرماتے ہیں کہ بچپن میں نہ کھانے پینے کی فکر تھی اور نہ خوبصورت لباس کا کوئی شوق تھا۔

8: شاعر فرماتے ہیں کہ ماں باپ کی محبت کے سائے میں زندگی گزرتی تھی اور جو بھی وہ کھانے کو دیتے تھے میں شوق سے کھاتا تھا۔

9: شاعر فرماتے ہیں کہ جو بھی ملتا تھا وہ لباس پہن لیتا تھا اور اچھے برے لباس میں کوئی فرق نہیں کرتا تھا۔

10: شاعر فرماتے ہیں کہ بچپن میں گھر کے کام کاج سے کچھ لینا دینا نہیں تھا اور گھریلو جھگڑوں کی کوئی پریشانی نہ تھی۔

11: شاعر فرماتے ہیں کہ میری صبحیں اور شامیں بے فکر تھیں اور جوانی کی طرح سینکڑوں مصیبتوں نے نہیں گھیرا تھا۔

12: شاعر افسوس کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بچپن میں میرا وقت مزے سے گزرتا تھا۔

13: شاعر فرماتے ہیں کہ ایسی کوئی بھی تدبیر نہیں جس سے جوانی کو بچپن میں بدلا جا سکے۔ اس لئے اب وہ بچپن کے خوبصورت دن کبھی نہ آئیں گے۔

Qateel Mahdi

Compiled by Qateel Mahdi

H.O.D Urdu

Green Valley Educationa Institute